سورة المائدة

آیات ١٢ - ١٦

وَلَقَدۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ‌ۚ وَبَعَثۡنَا مِنۡهُمُ اثۡنَىۡ عَشَرَ نَقِيۡبًا‌ؕ
وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ‌ؕ لَـئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيۡتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنۡتُمۡ
بِرُسُلِىۡ وَعَزَّرۡتُمُوۡهُمۡ وَاَقۡرَضۡتُمُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَ
لَاُدۡخِلَنَّكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ۚ فَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ
فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ لَعَنّٰهُمۡ وَجَعَلۡنَا
قُلُوۡبَهُمۡ قٰسِيَةً‌ۚ يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ‌ۙ وَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوۡا
بِهٖ‌ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنۡهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَ
اصۡفَحۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰٓى
اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَهُمۡ فَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوۡا بِهٖ ص فَاَغۡرَيۡنَا بَيۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَ
الۡبَغۡضَآءَ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ‌ؕ وَسَوۡفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿۱۴﴾

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيرٗا مِّمَّا كُنتُمۡ تُخۡفُونَ
مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖۚ ط قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ
مُّبِينٞ ﴿١٥﴾ لا يَهۡدِي بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضۡوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخۡرِجُهُم
مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذۡنِهِۦ وَيَهۡدِيهِمۡ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٖ ﴿١٦﴾

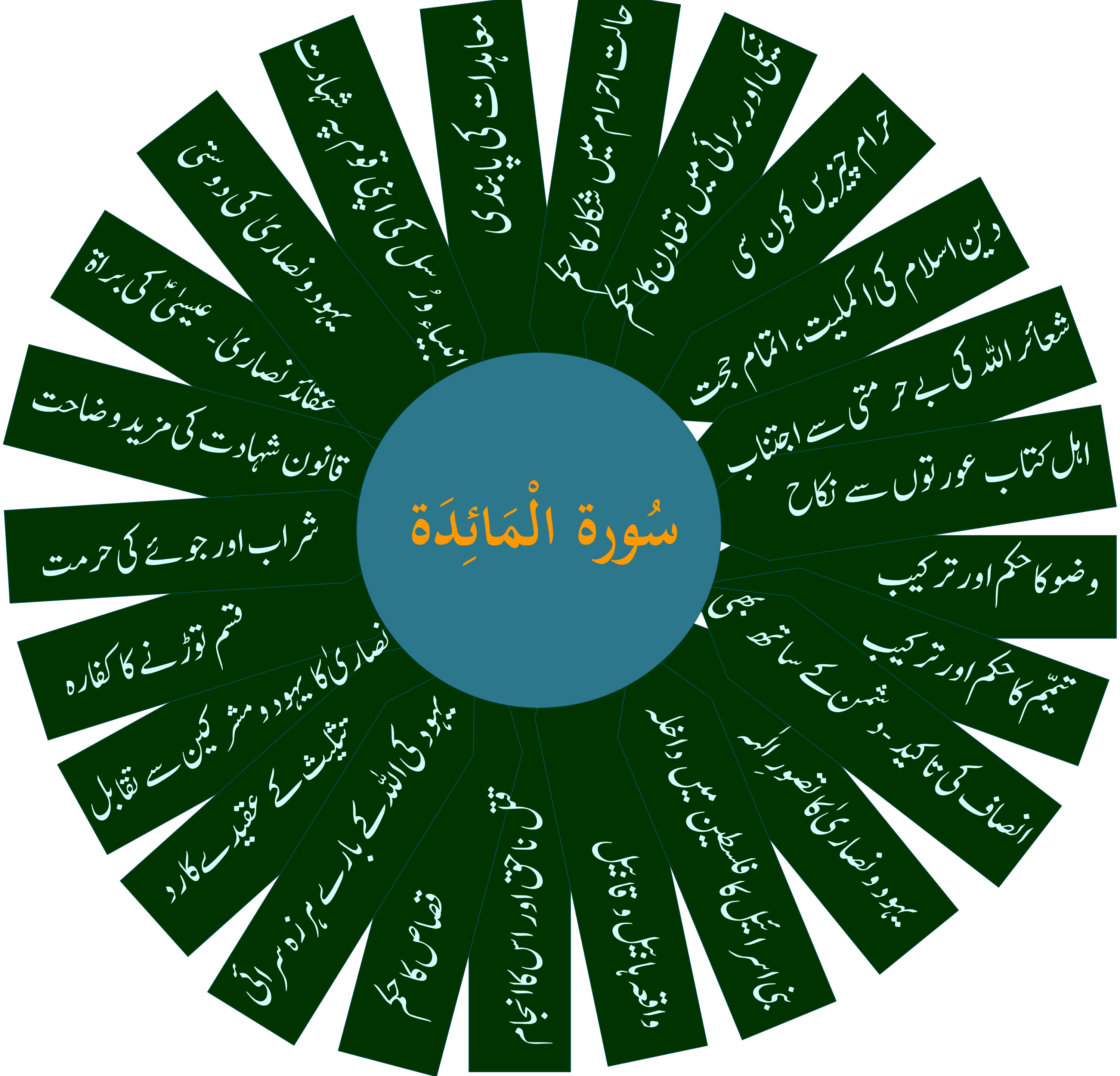
سُورۃ الْمَائِدَۃ
معاہدات کی پابندی
حالتِ احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصورِ الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتلِ ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ اور رسل کی اپنی قوم پر پہچان

وَلَقَدۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ‌ۚ وَبَعَثۡنَا مِنۡهُمُ اثۡنَىۡ عَشَرَ نَقِيۡبًا‌ ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ‌ ؕ

وَلَقَدۡ - اور بیشک

اَخَذَ اللّٰهُ - لیا ہے اللہ نے

مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ - بنی اسرائیل سے عہد

وَبَعَثۡنَا مِنۡهُمُ - اور ہم نے اٹھائے (مقرر کیے) ان میں سے

اثۡنَىۡ عَشَرَ - بارہ

نَقِيۡبًا - نقیب (سردار) (ن ق ب)

وَقَالَ اللّٰهُ - اور کہا اللہ نے

اِنِّىۡ مَعَكُمۡ - کہ میں تمہارے ساتھ ہوں

نَقَبَ - دیوار میں سوراخ وغیرہ کرنا
سوراخ سے اندر جھانکنا بھی نقب ہے
ایسی جگہ سے نگرانی جہاں سے کوئی
اس کو نہ دیکھ سکے مگر وہ سب کو دیکھے
نَقِيب - سردار، لوگوں کے حالات کی
چھان بین/نگرانی کرنے والا

لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

لَئِنْ (لَ اِنْ) - بیشک اگر

اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ - تم قائم کروگے نماز

وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ - اور پہنچاؤگے زکواۃ

وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ -اور ایمان لاؤگے میرے رسولوں پر

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ - اور تقویت دوگے ان کو

عَزَّرَ يُعَزِّرُ ، تَعْزِيرًا مدد کرنا، قوت پہنچانا

تعزیر کسی کو شرعی حد سے کم سزا دینا

وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ - اور قرضہ دوگے اللّٰہ کو

قَرْضًا حَسَنًا - اچھا قرض

لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ - تو میں لازماً دور کروں گا تم سے

كَفَّرَ يُكَفِّرُ ، تَكْفِيرًا
دور کرنا، مٹادینا، محو کرنا

سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ

سَيِّاٰتِكُمْ - تمہاری برائیوں کو — سَيِّئَةٌ کی جمع (برائی)

وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ - اور لازماً میں داخل کروں گا تم کو — لَ - لامِ تاکید

جَنّٰتٍ تَجْرِىْ - ایسے باغات میں بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ - جن کے نیچے سے نہریں

فَمَنْ كَفَرَ - پھر جو انکار کرے گا (ماننے سے)

بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ - اس کے بعد تم میں سے

فَقَدْ ضَلَّ - تو وہ ضرور گمراہ ہو گا

سَوَآءَ السَّبِيْلِ - راستے کے بیچ سے (سیدھے راستے سے)

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ
نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ
الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾

Allah did aforetime take a covenant from the Children of Israel, and we appointed twelve captains among them. And Allah said: "I am with you: if ye (but) establish regular prayers, practise regular charity, believe in my messengers, honour and assist them, and loan to Allah a beautiful loan, verily I will wipe out from you your evils, and admit you to gardens with rivers flowing beneath; but if any of you, after this, resisteth faith, he hath truly wandered from the path or rectitude."

محمد اقبال

اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا تھا اور ان میں بارہ نقیب
مقرر کیے تھے اور ان سے کہا تھا کہ "میں تمہارے ساتھ ہوں،
اگر تم نے نماز قائم رکھی اور زکوۃ دی اور میرے رسولوں کو مانا
اور ان کی مدد کی اور اپنے خدا کو اچھا قرض دیتے رہے تو یقین
رکھو کہ میں تمہاری برائیاں تم سے زائل کر دوں گا اور تم کو
ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں
گی، مگر اس کے بعد جس نے تم میں سے کفر کی روش اختیار کی تو
در حقیقت اُس نے سواء السبیل گم کر دی"

محمد اقبال

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ

اپنے وقت کی مسلم امم سے اللہ کا عہد لینا

- سورۃ مائدہ کی ساتویں آیت میں مسلمانوں سے لیے گئے عہد کا ذکر
- یہاں بنی اسرائیل سے لیے گئے عہد کا ذکر۔ نصاریٰ سے عہد کا ذکر اگلی آیت میں
- اپنے عہد کی مسلم امتوں سے عہد کا اس سورت میں ذکر۔ محل اور مقصد ؟
- یہ عہد جو امت مسلمہ سے لیا گیا یہ کوئی منفرد عہد نہیں بلکہ اس سے پہلے اس منصب پر فائز تمام امتوں سے یہ عہد لیا گیا
- اس عہد کے نتائج ہی سے ان قوموں کو عروج وزوال کو جوڑ دیا گیا
- مسلمانوں سے عہد کے ذکر کے ساتھ پچھلی قوموں کے عہد کا ذکر۔ مسلمانوں کے لیے
- کہ مسلمان اس میثاق کو یونہی ایک فارمیلٹی نہ سمجھیں بلکہ تاریخ کے پس منظر میں اچھی طرح جانچ لیں کہ یہ عہد ومیثاق کو پورا کرنے، نہ کرنے کے ساتھ اللہ کی سنت وابستہ ہے، اس کے پورا کرنے، نہ کرنے کے عواقب ونتائج ہیں

وَلَقَدْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ

بنی اسرائیل سے لیا گیا عہد و میثاق (اس کا ذکر قرآن میں کئی ایک مقام پر)

- وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ۔ (البقرۃ 2: 83) یاد کرو، ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، والدین، رشتے داروں، یتیموں اور مسکینوں سے اچھا سلوک کرنا، لوگوں سے بھلی بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا۔ پھر تھوڑے سے افراد کے سوا تم اس عہد سے پھر گئے اور تم خود اس بات کے گواہ ہو
- تورات میں اس کی تفاصیل احکام عشرہ (Ten Commandments) کے ساتھ اب بھی موجود ہیں
- لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۔ (5/70)
- ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے لیکن جب بھی کوئی پیغمبر ان کی خواہشات نفسانی اور میلانات کے خلاف آتا تو بعض کی تکذیب کرتے اور بعض کو قتل کردیتے

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ

بنی اسرائیل سے لیا گیا عہد و میثاق

- بنی اسرائیل کی قوم بارہ قبائل پہ مشتمل تھی- ان پر بارہ نقیب مقرر کیے گئے
- لفظ نقیب کی معنویت۔ (جس میں نگرانی اور کھوج کا مفہوم) ۔انکی ذمہ داری ٹھہری کہ قبیلے کے لوگوں کے بارے میں یہ کھوج لگائیں کہ ان سے جو عہد واقرار لیا گیا، اس اقرار میں کہیں کمی بیشی تو نہیں کر رہے یا اس میں کہیں کسی کمزوری کا شکار تو نہیں ہو رہے۔ اس کے نتائج موسیٰؑ کو پہنچائیں اور کمزوریوں کا علاج کریں
- پیغمبروں کی سنت ! نبی اکرم ﷺ نے بھی (بیعت عقبہ ثانیہ) کے وقت (مدینہ سے) آنے والے لوگوں پر بارہ آدمی بطور نقیب مقرر فرمائے تھے
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے بھی جو بارہ حواری مشہور ہیں، وہ بھی دراصل اس امت کے بارہ نقیب تھے، جن کے سپرد یہی ذمہ داری کی گئی تھی
- یہ رہنما صرف سیاسی رہنمائی یا داؤ پیچ کے لیے نہ تھے

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ

- ان رہنماؤں پر دینی، معاشرتی، معاشی، تہذیبی و تمدنی ذمہ داریاں تھیں کہ وہ اپنے پیروؤں کو چیک کریں کہ وہ لوگ اسلامی نقطہ نگاہ اور مصلحت عامہ کے حوالے سے کہاں تک عزم وہمت کے حامل ہیں، کہاں تک ایفائے عہد کر رہے ہیں اور کہاں کہاں ان میں کمزوریاں پیدا ہو رہی ہیں
- اس امت کے اندر یہ کام کس کو کرنا تھا؟
- یہ کام سیاسی رہنماؤں کا ہے، ارباب حکومت، بیورو کریٹس، برادریوں کے رہنماؤں اور علماء و مشائخ کو کرنا تھا(مگر صد افسوس کی امت کے اندر اس نہج پہ کام نہیں ہو رہا)
- اس عہد کو نبھانے پر اللہ نے امت کے ساتھ اپنی معیت کا اعلان فرمایا وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ
- سبق- اگر دنیا کی خواری و زبوں حالی اور دشمن کی بالادستی سے نجات اور دنیا میں عروج واقبال چاہیے تو اللہ کو اپنے ساتھ کر لو۔اور من حیث القوم عہد کو نبھانا شروع کر دو- اللہ بھی اپنے عہد کو نبھائے گا

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

فَبِمَا - پس بسبب اس کے جو

نَقْضِهِمْ - انہوں نے توڑا

نَقَضَ يَنقُضُ ، نقْضًا۔ توڑنا، مسمار کرنا، گرادینا

مِّيْثَاقَهُمْ - اپنے عہد کو

لَعَنّٰهُمْ ۔لعنت کی ہم نے ان پر

لَعَنَ يَلْعَنُ ، لَعْنًا۔ لعنت کرنا، بددعا دینا

وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ - اور ہم نے بنادیا ان کے دلوں کو

قٰسِيَةً - سخت ہونے والا

(ق س و)

قَسَا يَقْسُو ، قَسَاوَةً۔ سخت ہونا

قساوت / قسوہ : سختی

قاسِيَة : (فاعل مؤنث) سخت (ہونے والی)

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ - وہ پھیر دیتے ہیں کلام

حَرَّفَ يُحَرِّفُ ، تَحْرِيْفًا الفاظ بدل دینا

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ - ان کی جگہوں سے وَضَعَ اتار دینا، رکھ دینا موضع - رکھنے کی جگہ

وَنَسُوْا - اور انہوں نے بھلا دیا

حَظًّا - ایک حصہ حَظّ : حصہ (مقرر کردہ)، نصیب

مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ - اس میں سے ان کو نصیحت کی گئی جس سے

وَلَا تَزَالُ - اور ہمیشہ زَالَ يَزُوْلُ ، زَوَالٌ.. ڈھلنا، زائل ہونا

زَالَ لا/ما کے ساتھ ہمیشگی کے معنی دیتا ہے

تَطَّلِعُ - آپ مطلع رہتے ہیں

عَلٰى خَآئِنَةٍ - کسی بڑے وعدہ خلاف پر

خَانَ - خیانت کرنا

۱- عہد میں خیانت (وعدہ خلافی)

۲- رکھے ہوئے مال میں خیانت

مِّنْهُمْ - ان میں سے

إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾

إِلَّا قَلِيلًا - سوائے اس کے کہ تھوڑے

مِّنْهُمْ - ان میں سے

فَاعْفُ عَنْهُمْ - تو آپ معاف کریں ان کو

وَاصْفَحْ - اور نظر انداز کریں

إِنَّ اللَّهَ - یقیناً اللہ

يُحِبُّ - پسند کرتا ہے

الْمُحْسِنِينَ - احسان کرنے والوں کو

عَفَا - کسی سے بدلہ لینے سے دست بردار ہو جانا

سزا کے مستحق شخص کو چھوڑ دینا

عَفَا - ترک عقوبت

اَصْفَحَ - کسی کو اس کے قصور کا احساس نہ ہونے دینا

اس سے بازپرس بھی نہ کرنا

اَصْفَحَ - ترک ملامت

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا
قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٣

پھر ان کی عہد شکنی کے باعث ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا
وہ لوگ کلام کو اسکے ٹھکانے سے بدلتے ہیں اور اس نصیحت سے نفع اٹھانا بھول
گئے جو انہوں کی گئی تھی اور تو ہمشیہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتا رہے گا
مگر تھوڑے ان میں سے سوا نہیں معاف کر اور در گزر کر بے شک اللہ نیکی
کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

But because of their breach of their covenant, We cursed them, and made their hearts grow hard; they change the words from their (right) places and forget a good part of the message that was sent them, nor will you cease to find them- barring a few - ever bent on (new) deceits: but forgive them, and overlook (their misdeeds): for Allah loves those who are kind.

محمد اقبال

فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ لَعَنّٰهُمۡ وَ جَعَلۡنَا قُلُوۡبَهُمۡ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوۡنَ الۡكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ ۙ

عہد شکنی کے نتائج

- اللہ کے ساتھ معاہدہ جہاں عزت اور سرفرازی کی بات ہے وہاں اس عہد کو وفا نہ کرنے کی صورت میں شدید گرفت، ذلت اور اللہ کی دھتکار بھی ہے
- ان سب کی جامع ترین تعبیر "لعنت" ہے — اللہ کی رحمت سے دوری
- راندہ درگاہ ہونا، اللہ کی خشیت کا دلوں سے اٹھ جانا، دلوں کا سخت ہو جانا (قساوت)، کھلم کھلا اللہ بغاوت کے مظاہر، اپنے مقصد کو بھول جانا......
- اللہ کا قانون اور سنت یہ ہے کہ جب تک کوئی قوم اور گروہ اس کے ساتھ کیے گئے عہدوں کو پورا کرتا ہے، تب تک اللہ کی بے پایاں عنایات اس کے شامل حال رہتی ہیں اور جب کوئی گروہ اس سے سرکشی کرتا ہے تو پھر وہ گروہ خواہ ہزارہا نبیوں کی اولاد ہی کیوں نہ ہو یا اس امت کا رشتہ نبیِ آخر الزماں ہی سے کیوں نہ ہو، وہ ان کو اس عظیم منصب سے معزول کر دیتا ہے۔

فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ لَعَنّٰهُمۡ وَ جَعَلۡنَا قُلُوۡبَهُمۡ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوۡنَ الۡكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ ۙ

- عربوں نے جب نااہلی کا ثبوت دیا تو ان کا دارالخلافت بغداد سرنگوں ہو گیا اور تاتاریوں کے ہاتھوں ان پر ایسی تباہی لائی گئ جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں
- پھر اللہ کی یہی سنت اور اس کا قانون حرکت میں آیا اور اس نے خود تاتاریوں کو اسلام کی دولت بخشی اور انہی میں سے ایسے لوگ اٹھائے جو تاریخ کے مختلف ادوار سے گزرتے ہوئے باآخر خلافت عثمانیہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے
- جب انھوں نے بھی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کوتاہی برتی تو قدرت نے ان کو بھی ختم کر دیا نتیجتاً آج تمام امت مسلمہ اپنی گردن میں ذلت کا طوق ڈالے اپنی سزا سے گزر رہی ہے اور تاریخ اس بات کے انتظار میں ہے کہ دیکھیں ! امت مسلمہ کا کونسا گروہ اس عظیم ذمہ داری کی ادائیگی کے لیے آگے بڑھتا ہے۔
- اللہ سے ہمارا عہد...... اس کی عنایت اور پھر اس عہد سے روگردانی .....
- ہم بھول گئے اس عہد میں ہماری عزت و زندگی کی بقا ہے۔ اے کاش ....

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

وَمِنَ الَّذِيْنَ - اور ان میں وہ بھی ہیں جنھوں نے

قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى - کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں

اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ - ہم نے لیا ان سے عہد

فَنَسُوْا حَظًّا - توانھوں نے بھلادیا ایک حصہ

مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ - اس میں سے ان کو نصیحت کی گئ جس سے

فَاَغْرَيْنَا - تو چپکا دیا ہم نے (غ ر و)

أَغْرىٰ يُغْرِي ، إغْرَاءً - موقع پیدا کرنا، چسپاں کرنا، ابھارنا

بَيْنَهُمُ - ان کے درمیان

الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ سَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾

الْعَدَاوَةَ - عداوت کو

وَ الْبَغْضَآءَ - اور بغض کو

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن تک

وَ سَوْفَ - اور عنقریب

يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ - جتادے گا ان کو

بِمَا كَانُوْا - وہ جو

يَصْنَعُوْنَ - وہ کاریگری کیا کرتے تھے صَنَعَ يَصْنَعُ، صُنْعًا... بنانا، تیار کرنا

کسی خام مال سے اچھی چیز بنانا، کاریگری کرنا، صنعت کاری کرنا

وَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا
ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ
سَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾

اِسی طرح ہم نے اُن لوگوں سے بھی پختہ عہد لیا تھا جنہوں نے کہا تھا کہ ہم
نصاریٰ ہیں، مگر ان کو بھی جو سبق یاد کرایا گیا تھا اس کا ایک بڑا حصہ اُنہوں نے
فراموش کر دیا آخر کار ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لیے دشمنی اور آپس
کے بغض و عناد کا بیج بو دیا، اور ضرور ایک وقت آئے گا جب اللہ انہیں بتائے گا کہ
وہ دنیا میں کیا بناتے رہے ہیں

And with those who say: Lo! we are Christians, We made a covenant ,
but they forgot a part of that whereof they were admonished.
Therefor We have stirred up enmity and hatred among them till the
Day of Resurrection, when Allah will inform them of their handiwork

محمد اقبال

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

نصاریٰ سے عہد اور ان کی عہد شکنی کے نتائج

- جس طرح کا عہد و پیمان ہم سے اور یہود سے لیا گیا وہی عہد و پیمان نصاریٰ سے بھی لیا گیا۔
- قرآن کے بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ نصاریٰ ہونے کے مدعی ہیں، قرآن کے نزدیک نصاریٰ نہیں (نصاریٰ کا ماخذ " نصرت " اس کی نسبت وہ قول جب انہوں نے عیسیٰؑ کے سوال کے جواب میں کہا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ (ہم ہیں اللہ کے مددگار)
- اللہ نے ان سے عہد لیا لیکن آگے سینٹ پال کے عقیدے پر چل کر انہوں نے بھی وہی حرکت کی جو اس سے پہلے یہود کر چکے تھے.....
- کتاب میں تحریف اور پھر پورے دین کی ہیئت ہی بدل ڈالی اور اس عہد کو بھلا ڈالا
- اس کی پاداش میں اللہ نے قیامت تک ان کے اندر بغض اور عداوت رکھ دی

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ - اے اہل کتاب

قَدۡ جَآءَكُمۡ - یقیناً آچکا ہے تمہارے پاس

رَسُوۡلُنَا - ہمارا رسول

يُبَيِّنُ لَكُمۡ - جو واضح کرتا ہے تمہارے لیے

كَثِيۡرًا - بہت کچھ

مِّمَّا كُنۡتُمۡ - اس میں سے جو تم

تُخۡفُوۡنَ - چھپاتے ہو

(ب ي ن)

بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِيْنًا (II)

واضح (وضاحت) کرنا

مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌۙ ﴿۱۵﴾

مِنَ الْكِتٰبِ - کتاب میں سے

وَيَعْفُوْا - اور وہ در گزر کرتا ہے

عَنْ كَثِيْرٍ - بہت کو

قَدْ جَآءَكُمْ - یقیناً تمہارے پاس آگیا

مِّنَ اللّٰهِ - اللہ (کی طرف) سے

نُوْرٌ - ایک نور

وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ - اور ایک واضح کتاب

(ع ف و)

عَفَا يَعْفُوْ ، عَفْوًا معاف کرنا

يَآاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ
مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ
مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۵﴾

اے اہل کتاب ! ہمارا رسول تمہارے پاس آگیا ہے جو کتاب الٰہی کی بہت سی
اُن باتوں کو تمہارے سامنے کھول رہا ہے جن پر تم پردہ ڈالا کرتے تھے، اور
بہت سی باتوں سے درگزر بھی کر جاتا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے
روشنی آگئی ہے اور ایک ایسی حق نما کتاب

O people of the Book! There hath come to you our Messenger, revealing to you much that ye used to hide in the Book, and passing over much (that is now unnecessary): There hath come to you from Allah a (new) light and a perspicuous Book.

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ

یہود اور نصاریٰ کے لیے نجات کی راہ

- یہود اور نصاریٰ دونوں کو تنبیہ اور توجہ - کہ تم اللہ کے عہد کو توڑ کر اور اس کی کتابیں ضائع کرکے جس تاریکی اور جس مذہبی جنگ و جدل میں پھنس گئے ہو اس سے نکالنے اور سلامتی کی راہ پر لانے کے لیے اللہ نے تمھیں پھر روشنی دکھائی ہے
- اللہ نے اپنا آخری رسول اور کتاب بھیج کر تم پر حجت تمام کردی ہے
- اگر اس اتمامِ حجت کے بعد بھی تم اسی تاریکی میں پڑے رہے تو یاد رکھو، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کی گرفت سے باہر کوئی نہیں نکل سکتا۔
- اس آیت میں نور سے مراد قرآن مجید اور کتاب مبین کا لفظ بطور تفسیر ہے۔ قرآن حکمت اور شریعت دونوں کا مجموعہ، ذہنی تاریکیوں سے نکالتا ہے اور زندگی کے لیے عمل کی صحیح شاہراہ بھی متعین کرتا ہے اس وجہ سے وہ نور بھی ہے اور کتاب مبین بھی۔

يَّهْدِىْ بِهِ اللهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ

يَّهْدِىْ - ہدایت دیتا ہے

بِهِ اللهُ - اس سے اللہ

مَنِ اتَّبَعَ - اس کو جس نے پیروی کی

رِضْوَانَهٗ - اس کی رضا کی

سُبُلَ السَّلٰمِ - سلامتی کی راہوں کی

سَبِيْل (راستہ) کی جمع سُبُل

سَبِيْل طریقِ کار اور اسلوب کے معنی میں بھی

وَيُخْرِجُهُمْ - اور وہ نکالتا ہے ان کو

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۶﴾

مِّنَ الظُّلُمٰتِ - اندھیروں سے

اِلَى النُّوۡرِ - نور کی طرف

بِاِذۡنِهٖ - اپنے حکم سے

وَيَهۡدِيۡهِمۡ - اور وہ ہدایت دیتا ہے ان کو

اِلٰى صِرَاطٍ - ایک راستے کی طرف

مُّسۡتَقِيۡمٍ - (جو) سیدھا ہے

يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخۡرِجُهُمۡ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۶﴾

جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کے طریقے بتاتا ہے اور اپنے اذن سے اُن کو اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف لاتا ہے اور راہ راست کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے

Wherewith Allah guides all who seek His good pleasure to ways of peace and safety, and leads them out of darkness, by His will, unto the light,- guides them to a path that is straight

محمد اقبال

يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ

یہ کتاب کن لوگوں کو فائدہ پہنچائے گی

- یہ کتاب ان لوگوں کو فائدہ پہنچائے گی جو ذہنی آلودگیوں سے ماوراہو کراللہ کی رضا چاہتے ہوں گے۔
- جو شخص رضائے الٰہی کو مقصود بنا کر دین حق کی مخلصانہ پروری کرے گااس کی تمام الجھنیں رفع ہو جائیں گی اور وہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے گا۔زندگی کے ہر موڑ پر اسے غلط راہوں سے بچنے اور سلامتی کی راہوں پر چلنے کی توفیق نصیب ہو گی۔
- اسلام ایک فرد کے لئے جو راہ متعین کرتا ہے وہ **سلامتی کا راستہ** ہے۔ ضمیر کی سلامتی ،عقل کی سلامتی ،اعضاء کی سلامتی ، گھراور خاندان کی سلامتی ،معاشرے کی سلامتی ،بشریت وانسانیت کی سلامتی ،اور اس سلامتی کا صحیح ترین مصداق قرآن کریم ہے
- یہ سلامتی کاراستہ۔ سلامتی کا نظام اور اسکی فیوض و برکات کب نصیب ہوں گی؟اور کیونکر؟

يَّهْدِىْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ

- ہم انسانیت کو جاہلیت کی بدامنی سے اس وقت نکال سکیں گے جب پہلے ہم خود سلامتی کی چھاؤں میں پناہ لے لیں۔
- جب ہم اللہ کی رضامندی کی چھاؤں میں داخل ہو جائیں، اور اس دین کے تابع ہو جائیں جو اللہ نے ہمارے لئے پسند کیا ہے تو ہم ان لوگوں میں داخل ہو جائیں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ سلامتی کی راہوں (سبل السلام) پر سیدھے گئے ہیں اور انہیں اللہ نے ان راہوں پر ڈالا ہے (اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین)
- اللہ نے انسانوں کو تاریکیوں سے نکالنے کے لئے ایک قانون بنادیا اور وہی قانون اس کا حکم کہلاتا ہے اسکا مقصد یہی ہے کہ وہ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرے۔ جو بھی اس حکم کی اطاعت کرے گا ہدایت پائے گا اور کفر و شرک کے اندھیروں میں نور اور روشنی پائے گا